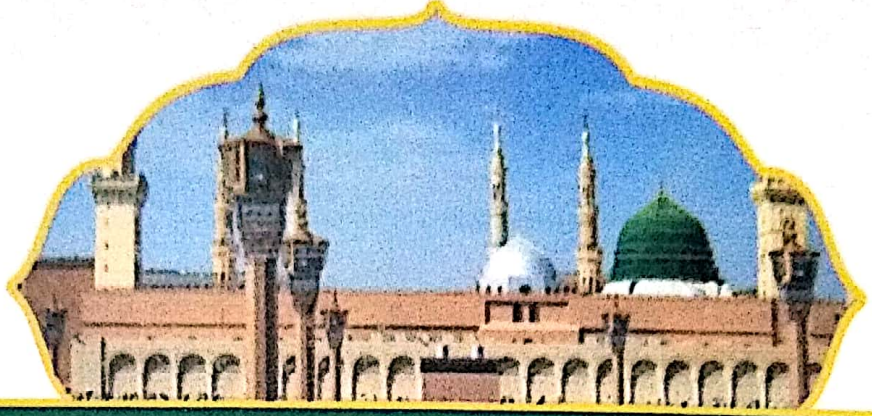




صحيح عمره اور معتمرين كى غلطيان

☆ والمسنى بك ☆

الْعُمْرَةُ الصَّحِيحَةُ وَأَعْلَاطُ الْمُعْتَمِرِينَ



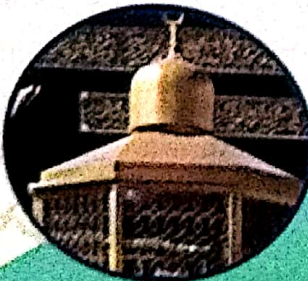
تخریج و تصحیح

مفتی کرامت شاہ حفظہ اللہ تعالیٰ

تالیف

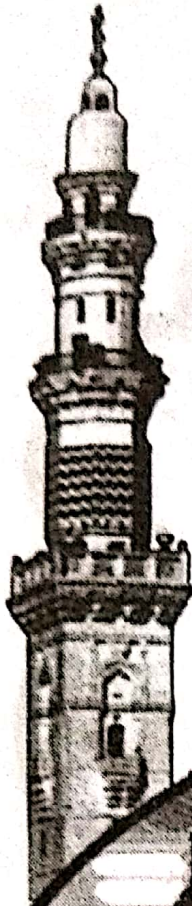
ندیم غفرلہ الرحیم

فاضل جامعہ امداد العلوم الاسلامیہ
(مسجد درویش) پشاور صدر
ومتخصص جامعہ ابوہریرہ نوشہرہ



ناشر

مکتب دار الشہداء



صحیح عمرہ اور متعمرین کی غلطیاں

☆ (المسحی بہ) ☆

الْعُمْرَةُ الصَّحِيحَةُ وَأَغْلَاطُ الْمُعْتَمِرِينَ

تالیف

ندیم غفرلہ الرحیم

فاضل جامعہ امداد العلوم الاسلامیہ
(مسجد درویش) پشاور صدر
ومتخصص جامعہ ابو ہریرہ نوشہرہ

تخریج و تصحیح

مفتی کرامت شاہ حفظہ اللہ تعالیٰ

ناشر

مکتبہ: دار الشہداء

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہے

نام کتاب : صحیح عمرہ
اور معتمرین کی غلطیاں

تالیف : ندیم غفرلہ الرحیم

تخریج و تصحیح : مفتی کرامت شاہ حفظہ اللہ تعالیٰ

سن طباعت : اگست 2019

☆ مکتبہ فیض القرآن شاہ گئی تھانہ الملکہ مارکیٹ دوکان نمبر: 12

موبائل نمبر: 03144003621

☆ مکتبہ ختم نبوت عبدالغنی مارکیٹ محلہ جنگلی پشاور

موبائل نمبر: 03129880001

☆ مکتبہ انوار القرآن صدف پلاہ محلہ جنگلی پشاور

موبائل نمبر: 03005722681

ملنے کے پتے

ناشر مکتبہ: دامن الشہداء

تقریظ

شاہ سوارِ قلم سیوطی وقت شارحِ مسلم سیّدی و سندی استاذِ محترم شیخ

الحديث والقرآن حضرت مولانا عبد القیوم حقانی صاحب

دامت برکاتہم العالیہ

الحمد لحضرة الجلالة والصلوة والسلام علی خاتم

الرسالة

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے ذریعے سے اپنے

بندوں کے لئے عبادات کا ایک نظام مقرر فرمایا ہے اور ہر عبادت کی

اپنی ایک امتیازی شان اور خصوصیت ہوتی ہے جو اپنے مقرر کردہ

وقت پر مقررہ حدود کے اندر ادا ہوتی ہے۔

حج و عمرہ بھی اپنی ایک امتیازی شان رکھتے ہیں، عمرہ کے

اصل معنی "زیارت و ملاقات" کے ہیں، یہ مخصوص طریقہ پر بیت اللہ شریف کی زیارت کا نام ہے۔ یہ بدنی اور مالی دونوں کا مجموعہ ہے۔ بندہ عاصی اپنے مالک کے در پر جا کر اپنے گناہوں اور خطاؤں کی معافی مانگتا ہے، اور اپنے مالک کو مناتا ہے، اگر صحیح طریقے سے مقرر کردہ حدود اور قیود کے اندر رہ کر بندہ اس عظیم فریضہ کو ادا کرتا ہے تو وہ سرخرو واپس لوٹتا ہے اور اس کی زندگی میں ایک مثبت انقلاب آجاتا ہے۔ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں جا بجا اس عظیم عبادت کو بطریق احسن سرانجام دینے کے متعلق ارشادات موجود ہیں۔ حضور و صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ حج اور عمرہ کرنے والے خدا کے مہمان ہیں، اگر دعا مانگتے ہیں تو اسے قبول کرتا ہے، اور اگر مغفرت چاہتے ہیں تو بخش دیتا ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ جو کوئی بیت اللہ شریف کو آئے اور کوئی شہوانی کام اور گناہ نہ کرے تو وہ اس طرح لوٹتا ہے کہ

جس طرح ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے دن تھا۔

لہذا جو مسلمان صاحب استطاعت ہو تو ان کو لہو و لعب پر

پیسے خرچ کرنے کے بجائے حج و عمرہ کی سعادت حاصل کرنی

چاہئے۔ لیکن اس سفر کو عبادت کا سفر بنانا چاہئے، نہ کہ سیر و تفریح کا۔

ہر وقت کے علماء کرام نے اس عظیم عبادت کو بطریق

احسن سرانجام دینے کے لئے امت کی راہنمائی کے لئے کتابیں

تصنیف کی ہیں۔

زیر نظر کتاب "صحیح عمرہ اور معتمرین کی غلطیاں" مولانا

مفتی ندیم صاحب کی تصنیف ہے جو جامعہ ابو ہریرہ کے متخصص

ہیں، انہوں نے اس مختصر رسالے میں عمرہ کی ادائیگی میں ہونے والی

کو تاہیوں کی نشاندہی آسان اور عام فہم انداز میں کرائی ہے، جو ایک

عام قاری کے لئے انتہائی مفید ہے، عمرہ کرنے والے حضرات کو اس

کتاب کا مطالعہ ضرور کرنا چاہئے، تاکہ اس عظیم عبادت کو بطریق
احسن ادا کر کے آخرت میں اجر و ثواب کا مستحق ہو، کتاب اپنے
موضوع پر مختصر ہونے کے باوجود دلچسپ ہے، اللہ کریم ان کے علم و قلم
میں برکتیں دیں اور ان کی اس قلمی کاوش کو چار دانگ عالم کے لئے نور
و ہدایت کا ذریعہ بنائے۔

(شیخ الحدیث حضرت مولانا) عبدالقیوم حقانی (صاحب مدظلہ العالی)

صدر القاسم اکیڈمی جامعہ ابو ہریرہ

خالق آباد نوشہرہ

15 اگست 2019ء

تقریظ

محقق العصر عاشق الکتب حضرت اقدس استاذی و سندی

مفتی اسد اللہ خان پشاورى صاحب مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حج و عمرے سے متعلق بے شمار کتابیں لکھی گئی ہیں۔ بایں ہمہ

ہر سال لاکھوں کی تعداد میں حج و عمرہ کرنے والوں میں بے شمار لوگوں کو ان

کتابوں سے استفادہ کا موقع نہیں ملتا۔ جس کی کئی وجوہات ہیں، ایک وجہ

یہ بھی ہے کہ چھپنے والی کتابوں کی تعداد کم ہوتی ہے، جبکہ آج کل اخبارات

و رسائل لاکھوں کی تعداد میں چھپتے ہیں، لہذا اگرچہ حج و عمرہ کی کتابوں کی

بہتات ہے، تاہم مذکورہ پہلو کے پیش نظر حج و عمرہ پر مزید کتابوں کی

اشاعت کی ضرورت ہے۔

زیر نظر رسالہ عمرہ کے موضوع پر جامعہ امداد العلوم کے فاضل
مولوی ندیم صاحب نے لکھا ہے، بندہ نے جگہ جگہ سے رسالہ کو مطالعہ کیا
، مصروفیات کی وجہ سے تمام رسالہ کا مطالعہ نہیں کر سکا، زبان و بیان کا انداز
رواں اور سہل ہے، امید ہے اس سے عوام کو فائدہ ہوگا۔ حج و عمرہ کی تفصیلی
اور تحقیقی مباحث کے لئے اردو، عربی و دیگر زبانوں میں کئی کتابیں موجود
ہیں، ان کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ فقط واللہ اعلم

(حضرت مولانا مفتی) اسد اللہ خان (پشاور) صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

مدرس جامعہ امداد العلوم الاسلامیہ مسجد درویش پشاور

28 ذوالقعدہ 1440ھ الموافق یکم اگست 2019ء

{باعث تالیف}

الحمد لله رب العالمين حمدا الشاكرين والصلاة والسلام على سيد
الانبياء والمرسلين و على آله و اصحابه اجمعين - اما بعد:

بارہا اپنے اساتذہ کرام سے سن چکا ہوں کہ حج اور عمرہ
عبادات میں مشکل ترین عبادت ہے، اور واقعی ایسا ہے بھی، اس لئے تو
اس عبادت کے نیت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے آسانی اور مدد طلب
کی جاتی ہے کہ اے اللہ میرے لئے یہ عمرہ اور حج آسان فرما۔ لیکن
اس کے باوجود کہ مشکل ترین عبادت ہے، جسمانی طور پر بھی اور علمی
طور پر بھی، عوام اس میں حد درجہ غفلت برتتے ہیں، نہ علماء کرام سے
پوچھتے ہیں اور نہ خود کوئی مطالعہ کرتے ہیں اور نہ ہی کسی حج یا عمرہ کے
موضوع پر لکھی گئی کتاب سے استفادہ کرتے ہیں، بلکہ بعض سے تو
سننے میں آیا ہے کہ آسان کام ہے یا، ادھر لوگ جو کام جس طریقے

سے کرتے ہیں آپ بھی اس طرح کرتے رہنا، اور فلائٹ سے ایک گھنٹہ پہلے امام صاحب سے دعا کرنے کے لئے تشریف لاتے ہیں، کہ استاذ جی مجھے عمرہ پے جانا ہے ذرا دعا فرمائیے، اس کا جو نتیجہ میں نے خود دیکھا ہے وہ انشاء اللہ آئندہ صفحات میں لکھوں گا۔

بہر حال یہ تو سننے کا میں نے لکھا لیکن جب 4 جنوری 2017ء کو میں خود عمرے کے لئے گیا تو وہاں معتمریں (عمرے والوں) کو میں عجیب عجیب کام کرتے ہوئے دیکھا، جس نے مجھ کو اس موضوع پر کچھ لکھنے کے لیے مجبور کیا، اگرچہ علماء کرام نے اس موضوع پر بہت کچھ لکھا ہے، لیکن اس سے ہر کسی کو استفادہ حاصل کرنا ممکن نہ تھا، بندہ جو کچھ لکھے گا وہ بہت سلیس اور عام فہم ہوگا جس سے مقصود عوام الناس کی اصلاح، اور عمرہ میں کیے جانے والے غلطیوں کا ازالہ ہے، اس لئے سب سے پہلے آسان انداز میں عمرہ کا

طریقہ لکھا جاتا ہے، اس کے بعد وہ غلطیاں لکھی جائیں گی جو عموماً عوام سے صادر ہوتی رہتی ہیں۔

یہ میری دلی تمنا تھی اور ساتھ ہی بعض ساتھیوں نے اصرار بھی کیا تھا، لیکن مصروفیات کی بنا پر بندہ اس سے عاجز رہا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ لکھنے کا موقع دیا، وہ بھی ایسی حالت میں کہ بندہ فی سبیل اللہ (جہادی مرکز) میں خدمت کے لئے حاضر ہے، تو یہ ایک مبارک وقت ہے اس لئے بندہ نے اس مبارک وقت کو غنیمت سمجھا اور لکھنے کی ادنیٰ سا کوشش شروع کی۔ اللہ رب کریم و رحیم سے قوی امید کرتا ہوں کہ شرف قبولیت اور عافیت کے ساتھ اختتام تک پہنچائے گا۔ اللہ اس مختصر کاوش کو اپنی دربارِ یزدی میں قبولیت سے نوازے۔ آمین بحرمت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

بقلم: ندیم غفرلہ الرحیم

يوم الاثنين ١٢ شعبان ١٤٣٩ هـ

موافق ٣٠ اپريل ٢٠١٨ء

سب سے پہلے آسان اور عام فہم مختصر طریقہ عمرہ

عمرہ کی ادائیگی میں چار کاموں کو کرنا ضروری ہوتا ہے۔ ان چار کاموں میں پہلے دو کام فرض ہیں اور دوسرے دو کام واجب ہیں، جب یہ چار کام ادا کئے جائے تو عمرہ مکمل ہو جائے گا۔
عمرہ کے فرائض: عمرہ کے دو فرائض ہیں، ان میں سے کوئی فرض چھوٹ جائے تو عمرہ صحیح نہ ہوگا۔

(۱) نیت اور تلبیہ کے ساتھ احرام (۲) طواف

عمرہ کے دو واجب: (۱) صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا

(۲) سر کے بال منڈوانا یا کتر وانا۔

گھر سے روانگی سے لیکر عمرہ کے اختتام تک قدم بقدم

روانگی سے پہلے اور گھر سے نکلنے کے بعد درجہ ذیل امور کا

خاص اہتمام کرنا چاہیے۔

(1) روانگی سے پہلے اور گھر سے نکلنے کے بعد کچھ صدقہ کرنا بہتر ہے۔

(معلم الحجاج، ص: 39 مکتبہ تھانوی)

(2) گھر یا مسجد میں دو رکعت نفل نماز پڑھیں، پہلی رکعت میں (قل

ایہا الکافرون) اور دوسری رکعت میں (قل هو اللہ) پڑھیں۔

(معلم الحجاج، ص: 39 مکتبہ تھانوی)

(3) سلام پھیرنے کے بعد سورۃ القریش (لایلف قریش) پڑھیں،

(معلم الحجاج، ص: 39 مکتبہ تھانوی)

اس کے بعد دعائیں۔

(4) گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھیں

بِسْمِ اللّٰهِ، اَمَنْتُ بِاللّٰهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، لَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، اللّٰهُمَّ اَنْتَ الصّٰحِبُ فِي السَّفَرِ،

وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ، (عمل اليوم والليلۃ لابن

سنی، ترمذی، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا خرج مسافراً)

اے اللہ! تو سفر میں ہمارا ساتھی ہے اور ہمارے پیچھے گھر

کا کارساز ہے۔

(5) اس کے بعد احرام باندھنا ہے، آسانی اس میں ہے

کہ گھر سے غسل کریں اور خوشبو لگائیں لیکن گھر سے احرام نہ باندھے

جب ایرپورٹ (Airport) کی انتظار گاہ پہنچے تو وہاں احرام

باندھے تاکہ احرام میں تنگ نہ ہو جائے، البتہ ہوائی جہاز میں میقات

آنے سے پہلے جو اعلان کیا جاتا ہے۔ ان کے ساتھ ہی احرام باندھنا

افضل ہے یہ صورت اس وقت ہو سکتی ہے جب فلائٹ براہ

راست (Direct) ہو اور اگر دوسرے ملک میں ٹھہرنا (Stay) ہو تو

اس ملک کے ایرپورٹ سے احرام باندھنا افضل ہے، بشرطیکہ وہ ملک

میقات کے حدود میں واقع نہ ہو۔

عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ رَأَى
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِإِهْلَالِهِ
وَاعْتَسَلَ، هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ اسْتَحَبَّ
قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ الْإِغْتِسَالَ عِنْدَ الْإِحْرَامِ، وَبِهِ
يَقُولُ الشَّافِعِيُّ.

(ترمذی)

(6) پھر سر ڈھانپ کر دو رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت

میں (قل ایہا الکافرون) اور دوسری رکعت میں (قل هو
اللہ) پڑھیں۔ یاد رکھیے کہ یہ دو رکعت احرام باندھنے کے بعد بطور
شکرانہ ادا کیے جاتے ہیں۔

(7) سلام پھیرنے کے بعد سر کھول دیں اور نیت اور

تلبیہ ابھی تک نہ پڑھے، تاکہ ممنوعاتِ احرام کا مرتکب نہ ہو جائے،
ممنوعاتِ احرام کا بیان تفصیلاً عرض کی جائے گی۔

(8) جب ہوائی جہاز میں آواز لگایا جائے کہ میقات
سے ڈیڑھ گھنٹہ بعد ہم گزریں گے۔ اسی وقت سے نیت کر لو اور تلبیہ
پڑھنا بھی شروع کر لو، نیت اور تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں،

اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهَا لِي، وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي، يَا
اللَّهُ میں عمرہ کی نیت کرتا ہوں اس کو میرے لئے آسان فرما اور اس کو
میری طرف سے قبول فرما۔ اس کے بعد تین مرتبہ تلبیہ جہراً (اگر مرد ہو
، کیونکہ عورت آہستہ آواز سے پڑھے گی) پڑھیں، تلبیہ یہ ہے:
لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ
الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ۔

تلبیہ اور نیت کے بعد اب معتمر (عمرہ کرنے والا /

والی) محرم ہو گیا (یعنی حالتِ احرام میں ہو گیا) اب جو کام حالتِ احرام میں کرنے سے شریعت نے منع فرمایا ہے اُس سے اپنے آپ کو دور رکھنا ضروری ہے۔

وہ احکامات جو حالتِ احرام میں ممنوع ہیں، ذیل میں درج کی جاتے ہیں:

(1) مردوں کو سلا ہوا یا بُنا ہوا کپڑا پہننا: مردوں کو بدن کی ہیئت پر سلا ہوا یا بُنا ہوا کپڑا پہننا جیسے گرتہ، شلوار، عمامہ، ٹوپی، پاجامہ، بنیان، شیروانی، کوٹ، سوٹر، جانگیہ، موزے، جُرائیں وغیرہ۔

فی الہندیہ: "وَلَا يَلْبَسُ مَخِيطًا

قَمِيصًا أَوْ قَبَاءً أَوْ سَرَائِيلَ أَوْ

عِمَامَةً أَوْ قَلَنْسُوَةً أَوْ خُفًّا إِلَّا أَنْ

يَقْطَعَ الْخُفَّ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ،

كَذًا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانٍ

وَالْكَفْبُ هُنَا الْمَفْصِلُ الَّذِي فِي

وَسَطِ الْقَدَمِ عِنْدَ مَعْقِدِ الشِّرَاكِ -

(الفتاویٰ الہندیہ، ج: 1، ص: 224 فرید)

(2) مرد کے لئے سر اور چہرہ ڈھانکنا: مرد حالت احرام میں

اپنا سر اور چہرہ نہیں ڈھانکے گا۔ رات کو سوتے وقت بھی سر اور چہرہ کھلا رہے گا۔ اگر کسی نے سر یا چہرہ ڈھانک لیا یا کسی دوسرے شخص نے اس

کے سر یا چہرہ پر چادر ڈال دی اور پوری رات یا پورا دن وہ کپڑا اوڑھ کر سوتا

رہا تو اس پر ایک دم ذبح کرنا یا بڑے جانور میں ساتواں حصہ رکھنا واجب

ہے اور اگر کچھ وقت سر یا چہرہ پر رہا تو پونے دو سیر گندم یا اس کی قیمت

صدقہ کر دے، البتہ خواتین اپنا سر ڈھانکے رہیں اور چہرہ کھلا رکھیں۔

وفي الشامية: "في تَغْطِيَةِ كُلِّ

الْوَجْهَ أَوْ الرَّأْسَ يَوْمًا أَوْ لَيْلَةً دَمَ
وَالرُّبْعَ مِنْهُمَا كَالْكُلِّ وَفِي
الْأَقَلِّ مِنْ يَوْمٍ أَوْ مِنْ الرُّبْعِ
صَدَقَةٌ كَمَا فِي اللَّبَابِ وَأُطْلِقَهُ
فَشَمِلَ الْمَرْأَةَ لِمَا فِي الْبَحْرِ
عَنْ غَايَةِ الْبَيَانِ مِنْ أَنَّهَا لَا تُغَطِّي
وَجْهَهَا إِجْمَاعًا أَوْ أَيْ وَإِنَّمَا
تَسْتُرُ وَجْهَهَا عَنِ الْأَجَانِبِ
يَسُدُّ الشَّيْءُ مُتَجَافٍ لَا
يَمَسُّ الْوَجْهَ۔"

(رد المحتار، ج: 2، ص: 488 سعيد)

(3) کپڑوں یا بدن پر خوشبولگانا: کپڑوں یا بدن پر کسی

قسم کی خوشبو لگانا، جیسے پرفیوم، خوشبودار صابن اور شیمپو وغیرہ استعمال کرنا، اسی طرح خوشبودار تمباکو وغیرہ کھانا، خوشبودار پھل اور پھول وغیرہ کا قصد اسونگھنا بھی مکروہ ہے، بلا ارادہ خوشبو ناک میں چلا جائے تو مضائقہ نہیں۔

فی الہندیہ: "فَاِذَا اسْتَعْمَلَ
الطِّيبَ فَاِنْ كَانَ كَثِيْرًا فَاحِشًا
فَفِيْهِ الدَّمُ، وَاِنْ كَانَ قَلِيْلًا فَفِيْهِ
الصَّدَقَةُ۔۔۔ حَتّٰى لَوْ طَيَّبَ بِهٖ
عُضْوًا كَامِلًا يَكُوْنُ كَثِيْرًا
يَلْزَمُهٗ دَمٌ وَفِيْمَا ذُوْنَةُ صَدَقَةٍ"

(الفتاویٰ الہندیہ، ج: 1، ص: 240 فریدیہ)

(4) بال کاٹنا، مونڈنا یا توڑنا: بدن کے کسی بھی حصہ کے

بال کاٹنا، مونڈنا یا توڑنا۔

"لَوْ حَلَقَ رَأْسَهُ لِأَذَى فِيهِ: أَنَّهُ لَا

يَأْتُمُ، وَعَلَيْهِ الدَّمُ كَذَا هَهُنَا"۔

(بدائع الصنائع، ج: 2، ص: 132 دالکتب العلمیہ)

"إِنْ حَلَقَ رَأْسَهُ مِنْ غَيْرِ

ضُرُورَةٍ فَعَلَيْهِ دَمٌ لَا يُجْزِيهِ

غَيْرُهُ كَذَا فِي شَرْحِ الطَّحَاوِيِّ

وَإِنْ حَلَقَ عَانَتَهُ أَوْ إِبْطِيئَهُ أَوْ

نَفْهَمَا أَوْ أَحَدَهُمَا فَعَلَيْهِ دَمٌ

كَذَا فِي السِّرَاجِ الْوَهَّاجِ۔"

(الفتاویٰ الہندیہ، ج: 1، ص: 243 فریدیہ)

(5) ناخن تراشنا: ہاتھ یا پاؤں کے ناخن کاٹنا، ترشوانا یا توڑنا۔

"وَلَيْسَ لِلْمُحْرِمِ أَنْ يَقْصَّ
 أَظْفَارَهُ فَإِذَا قَصَّ أَظْفَارَ يَدٍ
 وَاحِدَةٍ أَوْ رِجْلٍ وَاحِدَةٍ عَنْ
 غَيْرِ ضَرُورَةٍ فَعَلَيْهِ دَمٌ وَكَذَلِكَ
 إِذَا قَلَّمَ أَظْفَارَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فِي
 مَجْلِسٍ وَاحِدٍ يَكْفِيهِ دَمٌ
 وَاحِدٌ"۔

(الفتاویٰ الہندیہ، ج: 1، ص: 244 فریدیہ)

(6) شکار کھیلنا: خشکی کا شکار مارنا یا کسی شکاری کی مدد کرنا یا

شکاری کے لئے شکار کی طرف اشارہ کرنا۔

(7) بیوی سے دل لگی کرنا: بحالتِ احرام بیوی کے ساتھ

بوس و کنار اور جماع کرنا یا دواعی جماع (وہ امور جو ہمبستری کا سبب

بن سکتا ہو) کا اقدام کرنا یا شہوت ابھارنے والی باتیں کرنا

(8) خوشبو والا تیل لگانا: حالت احرام میں خوشبودار تیل

لگانا جائز ہے۔

"ولو أدهن بدهن فان كان

الدهن مطيبا كدهن البنفسج

وسائر الادهان التي فيه

الطيب فعليه دم إذا بلغ عضوا

كاملاً"۔

(الفتاویٰ الہندیہ، ج: 1، ص: 241 فریدیہ)

(9) عورتوں کے سامنے جماع کا ذکر کرنا: بحالت احرام

عورتوں کے سامنے جماع کا ذکر کرنا۔

(9) لڑائی، جھگڑا کرنا: لڑائی، جھگڑا، گالیاں وغیرہ بکنا۔

(10) مجوں مارنا یا جدا کرنا: اپنے جسم یا اپنے کپڑے

کی مجوں مارنا یا جدا کرنے کے بارے میں اصول یہ ہے کہ اگر تین سے کم ہوں تو کچھ صدقہ کر دے، کوئی خاص مقدار متعین نہیں ہے اور تین یا اس سے زیادہ ہوں تو، خواہ ان کی مقدار کتنی بھی ہو تو صدقہ الفطر کے بقدر گیہوں یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔

(کتاب الفتاویٰ، ج: 4، ص: 78 زمزم پبلشرز)

(11) حشرات الارض وغیرہ مارنا: جیسے ٹڈی، لال بیگ، پسو وغیرہ۔

(12) خوشبودار شربت پینا: ایسی بوتل، شربت اور پھلوں

کا رس جن میں خوشبو ڈالی گئی ہو، احرام کی حالت میں نہ پی جائیں، اگر کوئی محرم تھوڑی مقدار میں ایک مرتبہ پئے گا تو صدقہ (پونے دو کلو گرام یا اس کی قیمت) واجب ہوگا۔ اور اگر زیادہ مقدار میں پیایا تھوڑا تھوڑا دو تین بار پیا تو دم واجب ہوگا اور جس بوتل

میں بالکل خوشبو نہ ڈالی گئی ہو وہ پینا جائز ہے۔

(فتاویٰ رحیمیہ، ج: 8، ص: 107)

قال العلامة ابن عابدين: "وَإِنْ

خُلِطَ بِمَشْرُوبٍ فَالْحُكْمُ فِيهِ

لِلطَّيِّبِ سَوَاءٌ غَلَبَ غَيْرُهُ أَمْ لَا

غَيْرَ أَنَّهُ فِي غَلَبَةِ الطَّيِّبِ يَجِبُ

الدَّمُ، وَفِي غَلَبَةِ الْغَيْرِ تَجِبُ

الصَّدَقَةُ إِلَّا أَنْ يُشْرَبَ مِرَارًا

فَيَجِبُ الدَّمُ۔"

(رد المحتار، ج: 2، ص: 547 سعید)

سعودی ایئرپورٹ پر:

جب سعودی ایئرپورٹ پر اتر جائیں تو اب سیدھا کاؤنٹر جائیں اور وہاں پاسپورٹ پر مہر اور انگوٹی لگائیں اور جس جہاز میں آپ آئیں ہیں اُس کے نام پر وہاں بجلی کے پٹوں پر اپنے بیگ کو تلاش کر کے اس کو اپنے ساتھ لیں اور وہاں کمپنی والوں کی گاڑیاں آئی ہوئی ہوں گی جو آپ کو مکہ مکرمہ لے جائے گی، راستے میں تلبیہ پڑھتے جائیں، تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ سفر کرنے کے بعد مکہ معظمہ میں اپنے ہوٹل کو پہنچ جائیں گے، اس کے بعد سامان وغیرہ رکھ کر تھوڑا آرام کر کے مسجد حرام کو تلبیہ پڑھتے ہوئے روانہ ہو جائیے، مسجد حرام کے بہت سے دروازے ہیں مستحب یہ ہے کہ باب السلام سے داخل ہو، مسجد میں داخل ہونے سے پہلے درود شریف اور داخل ہونے کی دعا پڑھ لیں، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَ سَهِّلْ لَّنَا اَبْوَابَ

رِزْقِكَ۔ اب نظریں جھکا کر آگے جائیں یہاں تک کہ خانہ کعبہ مکمل
 نظر آنے لگے جب خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑے تو تین مرتبہ : اللہ
 اکبر اور تین مرتبہ لا الہ الا اللہ کہے اور راستے سے ایک طرف
 ہو کر درود شریف پڑھ کر جو دعا چاہے مانگیں اس وقت دعا قبول ہوتی
 ہے اس لئے جامع دعا مانگیں، بہتر ہے کہ یہ دعا مانگی جائے: «اللَّهُمَّ
 رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا
 عَذَابَ النَّارِ» اس کے بعد نیچے مطاف (یعنی جہاں طواف ہوتا
 ہے) میں اتریں اور تلبیہ بھی بند کر دیں اور اوپر کی منزل میں بھی
 طواف ہو سکتا ہے جہاں سہولت ہو طواف کرنے کی تیاری کریں، مرد
 حضرات چادر کا دایاں پلو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر دونوں پلو
 بائیں کندھے پر ڈال لیں اور دایاں کندھا کھول لیں، اس کو اضطباع
 کہتے ہیں، اب خانہ کعبہ کی اس کونے کی طرف چلیں جہاں حجر اسود

ہے، اس سمت کی نشاندہی کے لئے مسجد کے ہر منزل میں آج کل سبز
 لائٹ لگے ہوئے ہیں، اب اس طرح کھڑے ہو کہ پورا حجر اسود
 دائیں طرف رہے اور طواف کی نیت ان الفاظ کے ساتھ کریں
 : اے اللہ! میں عمرہ کی ادائیگی کے لئے بیت اللہ کے طواف کرنے کا
 ارادہ رکھتا ہوں تیری رضا کے لئے آپ اس کو میرے لئے آسان فرما
 اور میری طرف سے اس کو قبول فرما، یہ نیت دل سے فرض اور زبان
 سے مستحب (بہتر) ہے، نیت کرنے کے بعد حجر اسود کے استلام کے
 لئے دائیں طرف ذرا سا چلیں کہ حجر اسود بالکل سامنے آجائے، پھر حجر
 اسود کے سامنے ہو کر مرد حضرات دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائیں جیسے
 نماز کی تکبیر تحریمہ کے وقت اٹھائے جاتے ہیں اور عورتیں کندھوں تک
 ، اس طرح کہ دونوں ہتھیلیاں حجر اسود کی طرف رہیں پھر یہ دعا پڑھیں
 : بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ، اَللّٰهُمَّ اٰمِيْنَا
بِكَ، وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ، وَاتِّبَاعًا لِّسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ ﷺ.

اگر یہ دعا یاد نہ ہو یا ہجوم کی وجہ سے پوری پڑھنا مشکل ہو تو صرف
بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلِلّٰهِ الْحَمْد
کہنا کافی ہے، پھر ہاتھ چھوڑ کر دونوں ہاتھ حجر اسود پر اس طرح
رکھے جیسے سجدہ میں رکھے جاتے ہیں اور دونوں ہتھیلیوں کے بیچ
میں سر رکھ کر حجر اسود کو ادب کے ساتھ بوسہ دے اگر ہجوم اور رش کی
وجہ سے بوسہ دینا ممکن نہ ہو تو حجر اسود کو ہاتھ سے چھو کر ہاتھ کو بوسہ
دے، اگر ہاتھ بھی نہ رکھ سکے تو لکڑی یا کسی دوسری چیز سے حجر اسود کو
چھو کر اس چیز کو بوسہ دے اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو دونوں ہاتھ حجر اسود کی
طرف اس طرح اٹھائے کہ گویا حجر اسود پر رکھے ہوئے ہیں اور
ہاتھوں کی پشت اپنی چہرے کی طرف رکھے اس کے بعد ہاتھوں کو

بوسہ دے، اسے استلام کہتے ہیں ورنہ آج کل عام طور پر یہی صورت بہتر ہے جسے ہم آگے بتائیں گے، (یعنی دور سے استلام کریں)

اب طواف شروع ہو گیا مرد حضرات رمل (یعنی کندھے پہلوانوں کی طرح) ہلاتے ہوئے اُگڑ کر چلیں یہ (رمل) صرف پہلے تین چکروں میں ہوگا آخری چار چکروں میں رمل نہیں ہوگا اور اضطباع (دایاں کندھا کھلا رکھ کر طواف کرنا) یہ ساتوں چکروں میں ہوگا، رمل اور اضطباع صرف مردوں کے لئے ہے، عورتوں کے لئے نہیں۔ بلکہ عورتیں بدستور اپنی معمول کے مطابق چلیں۔

اب طواف کے دوران تیسرا کلمہ: یعنی سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، پڑھیں اس کی فضیلت وارد ہوئی ہے اور رکن یمانی اور حجر اسود کے ان دو گوشوں کے درمیان یہ دعا پڑھیں: اللَّهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً،

وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

دورانِ طواف کوئی بھی ذکر یا دُعا تلاوت پڑھ سکتے ہیں
البتہ اپنی زبان میں عاجزی کے ساتھ گڑ گڑا کر دعائیں مانگنا بہت ہی
اچھا ہے۔ اسی طرح کعبہ شریفہ کے گرد چکر لگا کر جب دوبارہ حجر اسود
پر پہنچ جائیں تو ایک چکر پورا ہو گیا اب اسی طریقہ پر استلام کریں اس
طرح سات چکر پورا کریں، ہر چکر کے اختتام پر اُس طریقہ سے
استلام کریں جس طرح اُوپر لکھا گیا۔

طواف سے فارغ ہو کر مقامِ ابراہیم علیہ السلام کے
قریب جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نقش پاؤں شوکیں میں رکھا
ہے، پڑھنا افضل ہے، اگر اس کے قریب جگہ نہ ملے تو پیچھے ہٹ کر اس
کی سیدھ میں پڑھ لیں اگر وہاں بھی جگہ نہ ملے تو مسجد حرام میں
جہاں جگہ ملے وہاں پڑھ لیں۔ اور یہ نیت کریں کہ میں طواف دو گانہ

پڑھتا ہوں پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد (قل یا ایہا
الکفرون) اور دوسری رکعت میں سورۃ اخلاص (قل هو اللہ
احد) پڑھنا مستحب ہے۔ ان کے علاوہ دوسری سورتیں پڑھ سکتے
ہیں۔ البتہ اس کا خیال کریں کہ مکروہ وقت میں نہ پڑھیں۔ اگر مکروہ
وقت ہو تو اس کے نکلنے کے بعد پڑھیں۔ ان دو رکعتوں کا پڑھنا
واجب ہے۔

طواف کی دو رکعت پڑھنے کے بعد نیچے تہ خانے
میں آب زم زم کی ٹوٹیاں لگی ہوئی ہیں وہاں جا کر زم زم کا پانی لے
کر قبلہ رخ کھڑے ہو کر تین سانس میں پییں، کیونکہ وہاں بیٹھنے کا
انتظام نہیں ہے۔ زم زم کا پانی پینے سے پہلے بھی دعا کریں اور پانی
پینے کے بعد بھی دعا کریں اور تھوڑا پانی سر پر بھی چھڑک لیں
۔ اگر یاد ہو تو یہ دعا بھی پڑھیں۔

آب زم زم پینے کی دعا:

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ جب وہ زم زم کا پانی نوش فرماتے تو یہ دعا مانگا کرتے تھے:

"اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا

نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ

دَاءٍ۔"

(سنن الدارقطنی، ج: 3، ص: 353 بیروت)

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے نفع دینے والا علم، کشادہ روزی اور ہر بیماری سے شفا مانگتا ہوں۔

اب ایک بار پھر حجر اسود کا استلام کر کے صفا کی طرف چلیں، جب صفا کے قریب پہنچ جائیں تو دل میں یہ نیت کر لے کہ اے اللہ میں صفا مروہ کے درمیان سعی کی نیت کرتا ہوں اُسے میرے

لئے آسان کر دیں اور میری طرف سے قبول فرما۔ پھر صفا پر جائیں
اور یہ آیت پڑھیں: إِنَّ الصَّافَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ
فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا مَجْنَحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ
بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ

(سورة البقرة: 158)

یہ آیت کوہ صفا کے گنبد کے اندر لکھی ہوئی ہے اس کے بعد
یوں کہیں: اَبْدُ اِيْمًا بَدَا لِلّٰهُ بِہ جس کا مطلب یہ ہے کہ میں اس
(صفا) سے شروع کرتا ہوں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب
(قرآن) میں پہلے صفا کا ذکر فرمایا ہے، اس کے بعد قبلہ رخ ہو کر اللہ
تعالیٰ کی توحید اور اس کی بڑائی بیان کریں اور یہ پڑھیں: " لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ،
وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ، اُنْجَزْ

وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَرَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ"

اس کے بعد درود شریف پڑھ کر دعائیں مانگیں اس وقت دعائیں قبول ہوتی ہیں، پھر صفا سے اُتریں اور مروہ کی طرف ذکر کرتے ہوئے چلیں، یہاں تک کہ سبز بلب چھ (6) ہاتھ کے فاصلے پر رہ جائے، وہاں پر آج کل ایک سیاہ رنگ کی پٹی لگی ہوئی ہے تو مرد حضرات درمیانہ رفتار سے دوڑنا شروع کریں، اور جب سبز رنگ کے بلب ختم ہونے کے قریب ہو تو دوڑنا آہستہ کر دے پھر عام معمول کے مطابق چلیں، دوڑنے کے دوران یہ دعا پڑھیں:

"اللَّهُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ"

عورتیں اس دوران مردوں کی طرح نہ دوڑیں جب مروہ پر پہنچ جائے تو وہاں بھی اللہ جل شانہ کی بڑائی اور تکبیر اور تہلیل یعنی اللہ اکبر لا الہ الا اللہ پڑھیں چوتھا کلمہ اور بعد والی دعا جو صفا میں پڑھی

اور درود شریف پڑھ کر ہاتھ اٹھا کر دعائیں مانگیں، قبلہ رخ ہو کر اس
 موقع پر دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ مروہ پر پہنچ کر ایک چکر ختم
 ہو گیا، اب دوبارہ صفا کی طرف چلیں اور ذکر و دعا میں مشغول
 رہیں، اور سبز بلبوں کے دوران مرد حضرات پہلے کی طرح پھر دو
 ٹریں اور وہی دعا پڑھیں، جب صفا پر پہنچ جائیں تو تھوڑا سا اوپر
 چڑھیں جہاں سے خانہ کعبہ نظر آتا ہو اور ذکر و دعا میں مشغول رہیں،
 اب دو چکر ہو گئے، اس طرح سات چکر پورا کر کے سعی ختم کر دیں،
 آخری چکر مروہ پر ختم ہوگا۔

اس کے بعد پورے سر کو منڈوائے یا پورے سر کے بال
 ایک انگلی کے پورے کے بقدر کتر وادیں، سر منڈوانے کو حلق اور بال
 کترانے کو قصر کہتے ہیں، اور حلق قصر سے افضل ہے۔ البتہ عورتوں
 کے لئے سر منڈوانا حرام ہے، وہ پورے سر کے بال بقدر ایک پورے

کے کٹا دیں۔

حلق یا قصر کے بعد عمرہ کے افعال پورے ہوئے۔ اللہ
تعالیٰ قبول فرمائے، آمین۔

معتبرین (عمرہ کرنے والوں/والیوں) کی غلطیاں

(1) {احکامِ عمرہ سے بے خبری}

سب سے بڑی غلطی جو سارے غلطیوں کا سرچشمہ ہے، اور اس غلطی کی وجہ سے بسا اوقات نیکی کے بجائے انسان اپنے آپ پر گناہوں کا ڈھیر لگاتے ہیں، وہ ہے علم کے حصول سے غفلت! ہمارے ہاں اکثر و بیشتر لوگ جن عبادات کو ادا کرتے ہیں اس کے متعلق علوم و احکام سے مکمل طور پر غفلت برتتے ہیں، ہمارا سارا دین اور تمام تر طریقے وہی ہیں جو ہم نے نسل در نسل اپنے آباؤ اجداد سے سنی ہیں، نہ تو ہم نے نماز از سر نو سیکھی ہے اور نہ روزہ کے احکام، اور اسی طرح نہ عمرہ اور حج کے احکام، تو اس کا نقصان ضرور یہ ہوگا کہ ہمارے عبادات عادات اور رواج میں تبدیل ہو جاتے ہیں، آگے ہم جتنے بھی

غلطیاں ذکر کریں گے اُن سب کی وجہ بے علمی ہے اور علمائے حق کی صحبتوں سے دوری کا سبب ہے۔، اگر ہم ہر حکم کے متعلق ضروری علم حاصل کرتے تو اس نقصان سے ضرور بچتے۔ اس لئے تمام قارئین سے درخواست ہے کہ ہر عبادت کے ضروری احکام کسی مستند مفتی یا عالم دین سے سیکھ لیں، اور خصوصاً عمرہ اور حج کے احکام سیکھ لینا انتہائی ضروری ہے۔

(2) حالتِ احرام میں ٹوپی پہننا

میں نے دورانِ سفر جہاز میں ایک عمر رسیدہ شخص (بابا) کو دیکھا کہ میقات سے گزرنے کے بعد بھی اُس نے ٹوپی پہنی ہوئی تھی، حالانکہ حالتِ احرام میں ٹوپی پہننا ناجائز ہے، اس لئے میں نے اُس بزرگ سے کہا کہ اس کو اتار دو تو اُس نے الحمد للہ بغیر چوں و چرا اتار دی۔

(3) حالتِ احرام میں چیل پہننا

اسی طرح غالباً اُسی بابا جس نے ٹوپی پہنی ہوئی تھی اُس نے چیل پہنے ہوئے تھے حالانکہ حالتِ احرام میں ایسے چیل، موزے، اور جرابیں پہننا جو پورے پاؤں کو ڈھانپ دیں منع ہے، تو میں نے اُس کو بھی اُتارنے کو کہا تو اُس نے اُتار دیئے۔

(4) طواف سے پہلے راستے میں اضطباع کرنا

اسی طرح جب ہم جدہ ایئر پورٹ پر اُترنے لگے تو جہاز سے اُترنے سے پہلے ایک شخص کو دیکھا کہ ابھی سے اُس نے اضطباع (یعنی دائیں کندھے کو کھلا) کیا، اُس کو دیکھ کر دوسرے شخص نے بھی کیا اسی طرح تیسرے، چوتھے۔۔۔ تقریباً پندرہ، بیس لوگوں نے اس طرح کیا، حالانکہ اضطباع تو اُس وقت کرنا چاہئے جب

طواف شروع کرنے لگے۔

(5) حجر اسود کو ہر حالت میں بوسہ دینا

اکثر لوگوں کو دیکھا کہ حجر اسود کو بوسہ دینے کے وقت یا استلام کے وقت خود بھی بہت مشقت برداشت کرتے ہیں اور خاص کر دوسرے مسلمانوں کو تکلیف دیتے ہیں، اور وہاں اتنا رُش ہوتا ہے کہ خود تکلیف برداشت کرنے کے بغیر اور دوسروں کو تکلیف دینے کے بغیر عام حالات میں حجر اسود کو بوسہ دینا ممکن ہی نہیں الا ماشاء اللہ۔

اس لئے ایسی حالت میں کہ کسی مسلمان کو تکلیف پہنچنے کا قوی اندیشہ ہو حجر اسود کو بوسہ دینا جائز نہیں ہے، اس لئے کہ حجر اسود کو بوسہ دینا مستحب ہے اور مسلمان کو تکلیف دینا حرام ہے، بعض لوگ تو گویا اس کو عمرہ اور حج کا رُکن اور فرض سمجھتے ہیں، ہر حال میں اس کا بوسہ لینا

ہوتا ہے چاہے اس میں مریکوں نہ جائے، یہ بہت بڑی غلطی ہے۔

(6) بال کتر وائے میں غلطی کرنا

صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کے بعد بالوں کو منڈوانے یا کتر وائے کا وقت ہوتا ہے جس کے بعد عمرہ مکمل ہوتا ہے لیکن بال کتنا منڈوانا یا کتر وائے چاہئے اس مسئلہ میں عام طور پر لوگ غفلت کرتے ہیں اس لئے اس کو صحیح طور پر سمجھنا چاہئے۔

سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ سارے سر کو منڈوائے اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے سر منڈوانے والوں کو تین مرتبہ دعا کی ہے اور سر کتر وائے والوں کو ایک مرتبہ دعا فرمائی ہے۔

البتہ اگر کوئی شخص سارے بال نہیں منڈوانا چاہتا تو اس کو چاہئے کہ پورے سر کے بال ایک انگلی کے پورے کے مقدار

کتر وادیں۔

لیکن میں نے خود مردہ میں بعض لڑکوں کو دیکھا کہ ان کے ساتھ قینچیاں تھیں اور کھڑے ہو کر لوگوں کو سرکتر وانی کی دعوت دیتے تھے اور کانوں کے اوپر اور سر کے درمیان ایک دو جگہ تھوڑے تھوڑے بال کاٹ لیتے تھے، اور وہ تو اپنے پیسے لیتے تھے اور لوگ یہ سمجھ کر کہ ہم تو حلال ہو گئے احرام کھولتے ہیں حالانکہ یہ سراسر غلطی ہے اور اتنے کم مقدار بال کاٹنے سے کوئی حلال نہیں ہو سکتا، اس لئے اس مسئلہ کا خوب خیال رکھنا چاہیے۔ ورنہ مرتے دم تک احرام میں رہیں گے۔ کیونکہ احرام سے نکلنے کے لیے سر منڈانا یا ایک انگلی کے پورے کے مقدار کے برابر کتر وانا ضروری ہے۔

اے اللہ کے بندے!! جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو اتنے بڑے انعام سے نوازا کہ اپنے گھر کا زیارت نصیب فرمایا، تو بال

منڈوانا کیا چیز ہے، اس لئے بالکل سارے سر کو منڈوانا چاہئے۔

(7) دورانِ طوافِ حجرِ اسود اور غلافِ کعبہ کو ہاتھ لگانا

بعض لوگ طواف کے دوران حجرِ اسود اور غلافِ کعبہ کو

چومتے ہیں اور ہاتھ لگاتے ہیں حالانکہ آج کل عام طور پر حجرِ اسود اور

غلافِ کعبہ پر خوشبو لگی ہوتی ہے، اور طواف کے دوران حالتِ احرام

میں خوشبو لگانا منع ہے اور ہاتھ لگانے یا چومنے سے ضرور ہاتھ اور منہ

پہ خوشبو لگ جائے گی جو کہ ناجائز ہے، اس لئے حالتِ احرام میں جو

طواف ہوتی ہے اُس میں حجرِ اسود اور غلافِ کعبہ کے چومنے یا ہاتھ

لگانے سے پرہیز کریں۔

(8) پردے کا خیال نہ رکھنا

میں نے بارہا بہت لوگوں سے سنا ہے کہ حرمین شریفین

میں شیطان نہیں ہوتا، بعض تو بہت شدّد سے کہتے ہیں کہ وہاں شیطان کا کیا کام ہے، اس لئے اُدھر پردے کی ضرورت نہیں ہے، حالانکہ یہ بے چارہ اس سے بے خبر ہے کہ قرآنِ پاک کے احکام کے اوّلین مخاطبین حرمین شریفین والے ہیں تو پردے کا حکم تو سب سے پہلے حرمین ہی میں نازل ہوا ہے، اس عظیم غلطی کی وجہ سے بہت سے لوگ بد نظری جیسے مہلک اور خطرناک گناہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

اور یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ جہاں نیکی کا ثواب زیادہ ہوتا ہے وہاں گناہ کا عذاب بھی زیادہ ہوگا، اس بات پر علماء کرام کا اتفاق ہے، میں نے خود ایسی عورتوں کے بارے میں سنا ہے کہ یہاں اپنے ملک میں باپردہ رہتی ہیں لیکن وہاں جا کر پردہ نہیں کرتیں، اسی طرح وہ مرد جو اپنے ملک میں غیر محرم کی طرف نگاہ تک نہیں اٹھاتے وہاں پر اس مہلک بیماری میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اس لئے جس طرح

اپنے ملک میں پردہ کرنا ضروری ہوتا ہے اس سے بڑھ کر حرمین میں پردہ کرنا چاہئے اس لئے کہ یہ تو مقامِ ادب ہے۔

(9) بغیر احرام کے میقات سے گزرنا

وہاں (حرم شریف میں) مجھے ایک ساتھی نے بتایا جو کہ وہاں مزدوری کے لئے گیا تھا۔ ہمارے مزدوروں کو کمپنی کی طرف سے حج کی اجازت نہیں ہوتی اور یہاں کے حکومت بھی ہمیں نہیں چھوڑتے تو ہم بغیر احرام کے حدودِ حرم میں داخل ہوتے ہیں اور پھر حرم میں احرام باندھتے ہیں، اور اسی طرح تقریباً ستر (70) آدمیوں نے اس طرح حج کیا ہے۔

تو جو شخص بھی ایسا کام کرتا ہے، غلط کرتا ہے اس لئے کہ میقات سے باہر جو لوگ رہتے ہیں ان کو میقات کے اندر بغیر احرام

کے داخل ہونا ناجائز ہے، اسی طرح جو لوگ حدودِ حرم سے باہر رہتے ہیں ان کے لئے حل سے حرم میں بغیر احرام کے داخل ہونا ناجائز ہے، اگر کوئی شخص میقات یا حل سے بغیر احرام کے اندر داخل ہو گیا تو اس پر دم (قربانی) آئے گی، ہاں اگر یہ شخص دوبارہ واپس ہو کر میقات یا حل سے احرام باندھ کر آجائے تو دم ساقط (ختم) ہوگا۔

(10) سعی کے دوران عورتوں کا دوڑنا

صفا اور مروہ کے درمیان سعی کے دوران جو سبز بلبوں کے درمیان مرد حضرات دوڑتے ہیں یہ صرف مردوں کے ساتھ خاص ہے، عورتوں کے لئے دوڑنا جائز نہیں ہے، اس لئے کہ دوڑنے کے دوران عورتوں کے بے پردگی کا خطرہ ہوتا ہے جو کہ ناجائز ہے، لیکن میں نے خود بہت سے عورتوں کو دوڑتے ہوئے دیکھا ہے، جب مرد

حضرات دوڑتے ہیں تو اُس کو دیکھ کر عورتیں بھی دوڑتی ہیں، تو یہ غلطی ہے، اس سے بچنا چاہئے۔

اسی طرح طواف کے دوران بھی صرف مرد حضرات رمل یعنی پہلوانی چال چلنے کا عمل اختیار کرتے ہیں، عورت عام معمول کی طرح چلے گی۔

(11) راستوں میں نماز پڑھنا

بعض لوگ حرمین میں بھی نماز کے بارے میں بہت غفلت کرتے ہیں، نماز کے وقت سُستی کرتے ہیں، بعض لوگ تو ہوٹل ہی میں نماز پڑھتے ہیں، اور بعض تو حرم جاتے ہیں لیکن جب جماعت کھڑی ہو جاتی ہے تو پھر جلدی جلدی دوڑ کر حرم جاتے ہیں اور رکعت کی خاطر پھر اندر مسجد حرام میں نہیں جاتے بلکہ سڑک پر دور کھڑے

ہو جاتے ہیں، اور لوگ بھی ان کو دیکھ کر صفیں بناتے ہیں، تو یہ غلطی ہے
جماعت سے اتنے وقت پہلے جانا چاہئے کہ نماز باجماعت پڑھ سکے
اور صفوں کے ساتھ اتصال ممکن ہو۔

(12) امام سے آگے صف بنانا

باجماعت نماز صحیح ہونے کا ایک شرط یہ بھی ہے کہ مقتدی
امام سے آگے نہ ہو، اگر مقتدی امام سے آگے ہو جائے تو نماز صحیح نہیں
ہوگا۔

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں چونکہ امام صاحب جس محراب میں
کھڑے ہو جاتے ہیں، اُس محراب سے آگے بھی بہت سی جگہ خالی
ہوتی ہے، وہاں کے انتظامیہ نے پلاسٹک کے پٹے بھی باندھے ہیں
اور ڈیجیٹل نقشے بھی لگائے ہیں کہ اس جگہ سے آگے صف مت

باندھئے، لیکن میں نے خود دیکھا کہ ایک مرتبہ ہم امام کے پیچھے بالکل متصل پہلی صف میں کھڑے تھے کہ عورتوں کی ایک جماعت آئی اور ہمارے صف کے آگے صف باندھا، انتظامیہ والوں نے روکا لیکن وہ ڈٹی رہیں، تو یہ بالکل ناجائز ہے نماز ہو نہیں سکتی، تو اس کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔

(13) عمرہ کرنے سے پہلے احرام کھولنا

بعض حضرات کو میں نے خود دیکھا کہ مدینہ منورہ سے واپسی ہوئی تو ایک شخص نے جو کہ احرام میں تنگ ہو چکا تھا، احرام کو آرام کی نیت سے کھولا حالانکہ اس نے ابھی تک عمرہ نہیں کیا تھا، تو یہ غلطی ہے جو شخص بھی عمرہ کی نیت سے احرام باندھے تو عمرہ کرنے سے پہلے اُس کے لئے احرام کھولنا جائز نہیں ہے، اگر کسی نے کھولا تو اُس پر

دَم آئے گا، ہاں اگر دوبارہ جائے اور میقات سے احرام باندھے تو دَم
ساقط ہو جائے گا۔

(14) جو احرام باندھنے کے بعد عمرہ نہ کر سکے

بعض لوگ جو کہ حرمین میں غیر قانونی طور پر رہتے ہیں اور
مزدوری کرتے ہیں، وہ جب عمرہ کے لئے جاتے ہیں تو چھپ کر
چوری سے جاتے ہیں، تو بعض اوقات ان کو انتظامیہ والے پکڑتے
ہیں اور جیل میں ڈالتے ہیں، اور وہاں سے پھر اُس کو اپنے ملک
بھجوا دیتے ہیں، تو وہ بھی بغیر عمرہ کرنے کے احرام کھولتا ہے اور اپنے
ملک جاتا ہے، حالانکہ یہ طریقہ غلط ہے، جن کی پوری تفصیل بعنوان
(بال کتر وانے میں غلطی کرنا) دیکھی جاسکتی ہے۔

صحیح طریقہ یہ ہے کہ جس شخص بھی عمرہ کرنے سے روکا جائے

اور احرام باندھنے کے بعد عمرہ نہ کر سکے تو اُس کو چاہئے کہ احرام کھولنے سے پہلے کسی کو دم (قربانی) کرنے کا کہہ دے جب وہ شخص حدودِ حرم میں قربانی کر دے تب یہ شخص سرمنڈوا کر یا بال کترا کر احرام کھول دے، اور اس شخص پر آئندہ اس عمرہ کی قضا بھی لازم ہے۔ جو شخص بھی قربانی کرنے سے پہلے احرام کھولے گا تو وہ

حلال نہیں ہوگا بلکہ بدستور محرم (حالتِ احرام میں) ہی رہے گا۔

(15) موبائل پر سیلفیاں (تصویرے) کھینچنا

آہِ شَمَّ آہ۔۔۔ افسوس صد افسوس۔۔۔!! میرے پاس

افسوس اور اس عمل کے مذمت کے لئے الفاظ نہیں ہیں، کہ میں اس عمل کی مذمت کس طرح کروں، اس لئے کہ اس عمل کی وجہ سے ہمارے سارے اعمال اور دین، رواج اور عادات میں بدل گئے ہیں، طواف

کے دوران سیلفیاں اور تصویریں، سعی کے دوران سیلفیاں، حطیم میں
سیلفیاں، ریاض الجنہ میں سیلفیاں، روضہ اقدس پر سلام کے وقت
سیلفیاں، اللہ اللہ! کیا کہوں؟ کیا لکھوں؟ اس موبائل سے جتنا
نقصان ہمارے دین کا ہوا اور ہو رہا ہے میں اس کا بیان کرنا میں اپنی
اس مختصر تحریر میں نہیں لا سکتا، کیونکہ ان کے مفاسد لاتعداد ہیں۔ اللہ
تعالیٰ معاف فرمائے۔

عذاب یہ ہے کہ عوام تو عوام خواص بھی تاویلات کرتے
ہیں اور تصویریں کھینچتے ہیں اور دل میں بالکل خدا کا خوف نہیں کرتے!
الغرض خدا کے لئے اس عظیم گناہ سے خود بھی بچتے اور دوسروں کو بھی
بچانے کی کوشش کریں، گناہ بھی اور وہ بھی مسجد حرام میں!؟ گناہ بھی
اور وہ بھی مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں!؟ گناہ بھی اور وہ بھی روضہ اقدس

سے قریب؟! اللہ اکبر!! اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس لعنت سے بچائیں
، آمین ثم آمین۔

(16) عورتوں کا بغیر محرم سفرِ عمرہ پر جانا

آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ عورت پر حج بھی تب فرض
ہو جاتا ہے کہ اُس کے ساتھ سفر کے دوران ایسا رشتہ دار ہو کہ اس
عورت کا اُس کے ساتھ نکاح ہمیشہ کے لئے ناجائز ہو، اگر عورت کے
ساتھ ایسا رشتہ دار نہ ہو تو عورت پر حج بھی فرض نہیں ہے، ہاں اگر حج
بدل کر ناچاہتی ہے تو کر سکتی ہے، لیکن اب چونکہ ریا اور نمود کا چرچا ہے
اس لئے اگر کسی رشتہ دار یا پڑوسی کے گھر سے کوئی عورت عمرہ کے لئے
جاتی ہے تو عورتوں میں ایک شور و غوغا پیدا ہو جاتا ہے کہ فلاں عورت
نے عمرہ کیا فلاں نے کیا اب میں بھی عمرہ کرونگی، پھر وہ جائز و ناجائز کو

نہیں دیکھتی بس عمرہ پہ جانے کی فکر میں ہوتی ہے۔

وجہ سے کئی بار مجھ سے یہ مسئلہ پوچھا گیا کہ عورت دوسرے عورتوں کیساتھ بغیر اپنے محرم کے جاسکتی ہے؟ میں نے کہا نہیں، اسی طرح بعض مرتبہ شرعی محرم نہیں ہوتا اور عورتیں جاتی ہیں، یہ سب ناجائز ہیں، عمرہ تو ثواب حاصل کرنے کے لئے کیا جاتا ہے، اور جب ثواب کی بجائے عذاب مل رہا ہے تو اس عمرہ سے نہ کرنا ہی بہتر ہے۔

کئی بار ایسا ہوتا ہے کہ عورت کا شوہر سعودی عرب میں ہوتا ہے، وہاں مزدوری کی خاطر سالہا سال سے رہتا ہے تو وہ اپنے بیوی سے ملاقات کی خاطر اس کو عمرہ پہ بلاتا ہے حالانکہ اس کے ساتھ سارے سفر میں محرم نہیں ہوتا، بلکہ اکثر و بیشتر ایجنسی والے اس عورت کے ساتھ کاغذات میں کسی اجنبی مرد کو اس کا رشتہ دار ظاہر کرتے ہیں یہ سب حرام اور ناجائز ہیں۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ،
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ
 تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، تُسَافِرُ مَسِيرَةَ ثَلَاثِ لَيَالٍ،
 إِلَّا وَمَعَهَا ذُو فَحْرٍ». (مسلم)

ترجمہ: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہیں کہ نبی
 کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان
 رکھتی ہو اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ تین دن کا سفر کرے جب تک
 اس کے ساتھ ذی محرم نہ ہو۔ (تین دن کا فاصلہ آج کل 48 میل یا
 تقریباً 77 کلومیٹر ہے)

(17) گروپ کی شکل میں دعائیں پڑھنا

آج کل جو طواف میں گروپ بنا کر چیخ چیخ کر دعائیں

پڑھی جاتی ہیں، یہ طریقہ بالکل غلط ہے، بعض کے ساتھ تو میں نے خود
چھوٹے چھوٹے لاؤڈ سپیکر بھی دیکھے ہیں کہ ایک شخص اُس میں
دعا سُنیں پڑھتا ہے اور باقی سارے گروپ والے اس کے پیچھے تیز
آواز سے پڑھتے ہیں، اس میں ایک تو عام مسلمانوں کو تکلیف ہوتی
ہے اور ان کی توجہ اس طرف مبذول ہو جاتی ہے اور دوسری طرف
عبادت میں خلل پڑتا ہے، تیسرا مسجد حرام میں اتنی بلند
آواز سے دعائیں مانگنے سے مسجد کی بے حرمتی بھی ہوتی ہے۔

(18) سعی کی غلطی

صفا اور مروہ کے درمیان سات (7) چکر ہوتے ہیں صفا
سے لیکر مروہ تک ایک چکر اور پھر مروہ سے لیکر صفا تک دوسرا چکر۔ اسی
طرح پھر صفا سے مروہ تک تیسرا چکر۔۔۔ آخری چکر مروہ پر ختم

ہو جائے گا۔

لیکن بعض لوگ صفا سے مروہ تک اور پھر مروہ سے صفا تک کو ایک چکر شمار کرتے ہیں حالانکہ یہ دو چکر ہوئے، اس کے حساب سے تو پھر چودہ (14) چکر بنتے ہیں، تو لہذا یہ طریقہ غلط ہے۔ اس کی تصحیح کرنی چاہئے۔

(19) عمرہ کرنے والے کو سہرا باندھنا

بعض لوگ بلکہ ہمارے علاقہ کے اکثر و بیشتر عمرہ کرنے والے کو اس موقع پر سہرا باندھتے ہیں، تو یہ ایک ہندوانہ رسم ہے، جس سے بچنا انتہائی لازمی ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: «مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ» کہ جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہوگا۔ البتہ ہار کی صورت میں ہندوانہ رسم نہ ہوگی لیکن ریا

کاری اور تکبر کی بیج بونے کا قوی اندیشہ ہے جس سے بھی بچنا اشد ضروری ہے۔

(20) رسمی طور پر تحفے تحائف دینا

بعض لوگ عمرہ سے واپسی پر رشتہ داروں، دوستوں کو رسمی طور پر تحفے تحائف پیش کرتے ہیں، اور اس کی بڑی فکر ہوتی ہے، لیکن اتنے سارے تحفے سب کے لئے لانا مشکل ہوتا ہے، ایسے حالت میں وہ اپنے ملک سے خریدی ہوئی چیزوں کو خرین سے لائی ہوئی ظاہر کر کے پیش کرتے ہیں، اس میں ایک بڑی خرابی یہ ہوتی ہے کہ عمرہ کرنے والے نے دھوکہ دہی سے کام لیا جو کہ ایک بڑا گناہ ہے، دوسرا یہ کہ ہر ایک کے پاس اتنے پیسے کہاں ہوتے ہیں تو وہ بھی مشکل میں پھنس جاتا ہے۔

اس لئے رشتہ داروں اور دوست و احباب کو بھی گلہ شکوہ
نہیں کرنا چاہئے، بس حرمین شریفین کا سب سے بڑا تحفہ زم زم کا پانی
اور کھجور ہے، اسی پر اکتفاء کرنا چاہئے۔

(21) دورانِ احرام ماسک پہننا

بعض لوگ دورانِ احرام منہ پر ماسک پہنتے ہیں، تو یہ غلطی
ہے، ماسک پہننا جائز نہیں ہے۔ اگر پورا دن یا پوری رات اسی طرح
ماسک پہنتا رہا تو یہ موجب دم ہے۔ جس کی مکمل تفصیل پہلے گزر چکی۔

(22) روضہ اقدس کے سامنے موبائل پر سلام پیش کرنا

بعض لوگ موبائل کا سپیکر کھول کر دوسرے ملک سے ٹیلی
فون کرنے والے کا سلام روضہ اقدس پر پیش کرتے ہیں، اور وہ
موبائل میں چیخ چیخ کر درود و سلام پیش کرتا ہے، اسی طرح وہاں بھی

بعض لوگ بے باقی سے اُونچے آواز میں درود و سلام پیش کرتے ہیں یہ سب بے ادبی کی وجہ سے ناجائز ہے۔ جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مجلس میں آواز بلند کرنا بے ادبی تھا، چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم روضہ اقدس میں حیات ہے، اس لئے بہت زیادہ بلند اور تیز آواز سے پرہیز کرنا چاہئے۔

(23) طواف میں جھٹہ بندی

چند لوگ بعض اوقات بڑی بڑی جماعتیں بنا کر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر طواف کرتے ہیں۔ اس سے دوسرے طواف کرنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے، جو کہ ناجائز ہے۔ لہذا اس طرح گروہ بندی اور قطار بندی شرعاً ناجائز ہے۔

(24) خواتین کا مردوں سے مزاحمت

بعض خواتین مقام ابراہیم یا حطیم وغیرہ میں نوافل پڑھنے
کے لئے مردوں کے ساتھ مزاحمت کرنے لگتی ہیں، اور رش کی وجہ سے
مردوں کے ساتھ اختلاط ہو جاتا ہے، یہ مناسب نہیں ہے، مردوں کو
بھی خواتین کا خیال رکھنا چاہئے، اور ان سے حتی الوسع مزاحمت نہیں
کرنی چاہئے، مستحب کی خاطر حرام کا ارتکاب کرنا اور وہ بھی دربار
خداوندی میں شان مسلم کے لائق نہیں!!

اسی طرح غارِ حرا اور غارِ ثور پر بھی ایسا ہوا کرتا ہے، لہذا
اس سے بچنا چاہئے۔

(25) خواتین کے لئے حرم شریف میں نماز باجماعت
اس طرح حرم شریف میں بعض خواتین نماز کے لئے
مردوں کی صفوں میں گھس کر کھڑی ہو جاتی ہیں، جو کہ صحیح نہیں ہے، ایسا

کرنا شریعت میں منع ہے۔ اس کی وجہ سے نہ ان کی نماز صحیح ہوتی ہے
اور نہ ہی اُس مرد کی جو ان کے دائیں بائیں اور اُن کے پیچھے
کھڑے ہوتے ہیں۔ اس لئے عورتوں کو چاہئے کہ وہ اُن مخصوص
جگہوں میں نماز ادا کرے جو عورتوں کے لئے خاص کی گئی ہو۔ یا اپنے
ہوٹل میں نماز ادا کرے۔

ع: عورت کی نماز تب فاسد ہو جائی گی
جب مرد اس کو روکے اور وہ پھر
بھی کھڑی رہی۔ ورنہ عورت کی نماز فاسد
نہیں ہوتی۔ (مؤلف)

دیگر کتابیات

